Rooh-e-Tahqeeq, Vol.03, No.04, Serial No. 10, October – December 2025

فقیر قادر بخش بیدل کے ادبی آثار کی تدوین میں خضر نوشاہی کی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Khizar Noshahi's Contributions in Editing of Faqir Qadir Bakhsh Bedil' Literary Works

Naveed Ahmad
PhD Scholar, Department of Persian, GC University, Lahore
ahmedayaz184@gmail.com

Dr. Muhammad Iqbal Shahid
Professor Emeritus, Department of Persian, GC University, Lahore
dr.iqbalshahid@gcu.edu.pk

Abstract:
Khizar Noshahi is among the renowned scholars of Persian studies in Pakistan. A major milestone in his long research career is the editing of the three “Diwans” of Faqir Qadir Bakhsh Bedil. Study of those Diwans offers us a rich encounter with the poet while also demonstrating Noshahi’s painstaking effort and mastery of textual editing and research. The valuable services, he rendered in establishing the text, arranging punctuation, and recovering the oldest available manuscripts, are acknowledged in this article.

Keywords:
Khizar Noshahi, Faqeer Qadir Bakhsh Bedil, Persian Poetry, Diwan

تدوین عربی زبان کا لفظ ہے جو فارسی اور اردو ہر دو زبانوں میں مستعمل ہے اور قریب قریب یکساں معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تدوین کے معنی فارسی زبان میں "جمع کردن و تالیف کردن" کے ہیں۔(۱) اسی طرح تدوین کی اصطلاح اردو میں جمع کرنا یا مرتب کرنا جیسے مفاہیم کی مترادف سمجھی جاتی ہے۔ تدوین کسی ہاتھ سے لکھے ہوئے نسخے کی تصحیح یا بکھرے ہوئے متن کی جمع آوری ہر دو کے لیے ناگزیر ہے۔ ڈاکٹر نسیم احمد تدوین کی تعریف کے سلسلے میں یوں رقم طراز ہوتے ہیں:

> "تدوینِ متن دراصل ادبی تحقیق کا ایک اہم شعبہ ہے جس میں قدیم مخطوطات کی بازیافت ان کا سائنٹیفک مطالعہ اور تحقیقی تجزیہ نیز خارجی و داخلی قرائن و شواہد کی روشنی میں دریافت شدہ متون کے درجۂ استناد کا تعین اور ان کی تصحیح و ترتیب جیسے امور زیر بحث آتے ہیں۔"(۲)

پس ہم کہہ سکتے ہیں صحیح متن کی بازیافت، منتشر متن کی جمع آوری اور اسے مصنف کی منشا کے مطابق پیش کرنا تدوین کہلاتا ہے۔ اس میں نسخوں کو جمع کیا جاتا ہے اور پھر پرکھا جاتا ہے اور اُس نسخے کو سب سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جو مصنف کے ہاتھ سے لکھا گیا ہو یا مصنف کی نظر سے گزرا ہو یا کم از کم مصنف کے قریب ترین دور سے تعلق رکھتا ہو۔ تدوین ایک مشکل فن ہے۔ یہ ایک صبر آزما کام ہے۔ جس میں مختلف کتابوں، رسالوں اور نسخوں کو پرکھنے اور پھر موازنے کے لیے طبع سلیم کا ہونا ضروری ہے۔ اس لیے یہ کہنا مبالغہ نہ ہو گا کہ تحقیق کے بغیر تدوین ادھوری ہے۔ حواشی، مقدمہ، متن کا زمانۂ تصنیف اور نسخے کی کتابت کے عہد سے متعلق ضروری معلومات اور ایسی بہت سے باتیں بنا تحقیق آپ کی تصحیح کے جہاز کو کنارے نہیں لگنے دیتیں۔ لہٰذا تدوین کرنے سے قبل مدوِن کے لیے ضروری ہے کہ وہ علوم کی مختلف شاخوں کو ژرف نگاہی سے جانتا ہو، وہ تاریخِ ادب اور اصنافِ ادب کے ارتقاء سے بھی واقف ہو، لسانیات اور قواعدِ زبان سے شغف رکھتا ہو، جس دور میں نسخہ لکھا گیا اس عہد پر گہری نظر رکھتا ہو، قدیم اور جدید املاء اور متروک الفاظ سے بھی باخبر ہو، اپنے قارئین کی نوع سے واقف ہو تاکہ ان کو جمالیاتی اور نفسیاتی ہر حوالے سے مطمئن کر سکے، رموزِ اوقاف اور پیراگرافنگ کے نشیب و فراز سے آگاہ ہو، حوالے اور اقتباسات دینے کے مختلف طریقوں پر نظر رکھتا ہو۔(۳)

تدوینِ متن کے اسی تناظر میں دنیائے تدوین و تصحیح میں ہمیں ایک بہت بڑا تحقیقی نام خضر نوشاہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ ان کی جولاں گاہِ شوق بڑی متنوع اور وسیع ہے لیکن مختلف شعراء وصوفیا کے آثار کی تدوین و تصحیح نے انھیں امتدادِ زمانہ کے الٹ پھیر سے استثنیٰ عطا کر کے دنیائے تحقیق میں بقائے دوام بخش دیا ہے۔ یہاں ان کے مختصر احوال و آثار درج کیے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر خضر نوشاہی کا اصلی نام خضر حیات اور تخلص "خضر" تھا۔ وہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۲ء کو شیخوپورہ کے نواحی گاؤں چنبل میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام عبد الکریم عباسی تھا جو سید شرافت کے خلیفہ و شاگرد تھے۔ ان کے والد نہایت ذہین اور صاحب علم و خرد تھے۔ وہ موسیقی سے آگاہ تھے اور پنجابی میں شعر کہتے تھے۔(۴)

خضر نوشاہی نے علوم متداولہ والدین سے حاصل کیے۔ ابتدائی تعلیم چنبل میں حاصل کی۔ پھر آٹھویں جماعت تک "گورنمنٹ سیکنڈری سکول اعوان" میں پڑھتے رہے اور ۱۹۶۶ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا۔(۵) ہمدرد یونیورسٹی کراچی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لی اور ہمدرد یونیورسٹی کے پہلے پی ایچ ڈی اسکالر کا اعزاز پایا۔(۶) اولاد میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں[۷]۔ جون ۲۰۰۱ء میں انھوں نے "دار لفقر انوشاہیہ" کی بنیاد رکھی۔(۸)

وہ خانہ فرہنگ اسلامی جمہوریہ ایران راولپنڈی اور حیدرآباد، ہمدرد یونیورسٹی لائبریری کراچی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد اور اقبال اکادمی پاکستان لاہور جیسے نامور اداروں میں علمی و تحقیقی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ انھوں نے ۱۴ جولائی ۲۰۲۱ء کو انہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

خضر نوشاہی ساری عمر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے رہے۔ ان کے آثار کی فہرست طویل ہے۔ یہاں کچھ اہم آثار درج کیے جاتے ہیں:

> "اشرف النکات، بندگی نامہ و گل دستۂ ہندی، تذکرۂ سید احمد شامی از خلیفہ احمد یار خان، تصحیح تذکرہ علمائے ہند از مولوی رحمان علی، تصحیح جمع الجوامع، جنگ نامہ، تصحیح دیوان سلوک الطالبین، تصحیح دیوان منہاج الحقیقت، شجرہ طریقت قادریہ نوشاہیہ، فہرست نسخہ ہائے خطی کتابخانہ دانشگاہ پنجاب لاہور، کلیات سرفراز، لطائف اشرفی، معیار سالکان طریقت (پی ایچ ڈی مقالہ)، مکتوبات راشدی"

خضر نوشاہی کی نمایاں ترین ادبی خدمت یہ ہے کہ انھوں نے متعدد قدیم ادبی آثار کی تدوین و تصحیح کی اور انھیں علمی دنیا میں متعارف کروایا۔ ان کی تدوینی خدمات میں ایک اہم حصہ معروف صوفی فقیر قادر بخش بیدل کے آثار کی تدوین ہے۔ پہلے فقیر قادر بخش بیدل کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

فقیر قادر بخش بیدل ۱۲۳۱ھ بمطابق ۱۸۱۵ء میں سندھ کے شہر روہڑی میں پیدا ہوئے۔ وہ قریشی صدیقی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔(۹) انھوں نے اپنے دیوان "سلوک الطالبین" کے دیباچے میں اپنا نام "عبد القادر" لکھا ہے(۱۰) جبکہ عوام الناس میں وہ فقیر قادر بخش کے نام سے معروف ہیں۔ اس حوالے سے خضر نوشاہی لکھتے ہیں:

> "ہم کہہ سکتے ہیں کہ بیدل سائیں نے خود اپنا نام تبدیل نہیں کیا ہو گا، بس عرف عام میں وہ اس نام (قادر بخش) سے مشہور ہوئے ہیں۔"(۱۱)

فقیر قادر بخش کے دو تخلص "بیدل" اور "طالب" ملتے ہیں۔ ڈاکٹر خضر نوشاہی ان کے "بیدل" تخلص کے بارے میں لکھتے ہیں:

"میرا خیال ہے کہ فارسی کے عظیم شاعر میرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی کے نام کی مناسبت سے ہی فقیر صاحب نے اپنا تخلص "بیدل "منتخب کیا ہوگا۔"(۱۲)

فقیر قادر بخش بیدل ایک بڑی علمی اور روحانی شخصیت تھے۔ ان کا زیادہ کلام فارسی غزل پر مشتمل ہے اور "غزل کے وہی موضوعات جو صوفی شعراء کے کلام میں نظر آتے ہیں، فقیر قادر بخش بیدل کے ہاں بھی موجود ہیں"(۱۳)۔ ان کا وصال ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۸۹ھ بمطابق ۱۵ جنوری ۱۸۷۳ء کو ہوا اور انھیں سندھ کے شہر روہڑی میں سپردِ خاک کیا گیا۔ ہر سال ۱۴ تا ۱۶ ذیقعدہ آپ کے مزار پر عظیم الشان عرس شریف ہوتا ہے۔ ڈاکٹر خضر نوشاہی لکھتے ہیں کہ اس عرس میں " ثقافتی پروگراموں کے علاوہ محفلِ مشاعرہ، محفلِ موسیقی اور سرکاری طور پر ایک علمی و ادبی سیمینار بھی ہوتا ہے جس میں بیدل سائیں کے فکر و فلسفہ، سیرت و کردار اور حیات و خدمات پر علمی و تحقیقی مقالات پڑھے جاتے ہیں۔"(۱۴)

فقیر قادر بخش بیدل نے کم و بیش تیس کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ یہاں اہم کتابوں کے نام درج کیے جاتے ہیں:

انشائے قادری، پنج گنج، تاریخ سندھ، تقویت القلوب فی تذکرۃ المحبوب، خطبات جمعہ و وصیت نامہ، دیوان بیدل فارسی، دیوان سلوک الطالبین، دیوان مصباح الطریقت، دیوان منہاج الحقیقت، رموز العارفین، رموز القادری، سرود نامہ، سند الموحدین، ظہور نامہ تاریخ ھای وفات، عقاید، غزلیات ہندی، فرائض صوفیہ، فوائد المعانی، فی بطنِ احادیث، قرۃ العینین فی مناقب السبطین، قصہ لیلیٰ و مجنوں، قصہ ہیر رانجھا، کرسی نامہ، متفرق کلام، مثنوی دلکشا، مثنوی ریاض الفقر، مثنوی نہر البحر، وحدت نامہ۔(۱۵)

ڈاکٹر خضر نوشاہی نے فقیر قادر بخش بیدل کے درج ذیل تین دواوین کی تدوین کی ہے:

۱۔ "دیوانِ سلوک الطالبین"

۲۔ دیوان منہاج الحقیقت

۳۔ "دیوان مصباح الطریقت"

نیچے ہر دیوان کے سلسلے میں ڈاکٹر خضر نوشاہی کی تدوینی خدمات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

دیوانِ سلوک الطالبین

دیوان سلوک الطالبین قادر بخش بیدل کے فارسی کلام کا مجموعہ ہے جو ۱۲۵۹ ہجری میں تالیف کیا گیا۔(۱۶) اس دیوان میں فقیر قادر بخش نے اپنا تخلص " بیدل" کی بجائے " طالب" استعمال کیا ہے۔ ڈاکٹر خضر نوشاہی نے اس نسخے کی تدوین و تصحیح کی اور ۲۰۰۶ء میں یہ دیوان بیدل یادگار کمیٹی روہڑی کی طرف سے شائع کیا گیا۔ اس اشاعت میں فقیر قادر بخش کا لکھا ہوا دیباچہ شامل نہیں تھا۔ یہ دیباچہ بعد میں میسر آیا۔ چنانچہ خضر نوشاہی نے ایک ذمہ دار محقق کی حیثیت سے ۲۰۰۷ء میں اسے دیوان منہاج الحقیقت کے ساتھ شائع کر دیا۔ خضر نوشاہی نے تدوین کے ساتھ ساتھ تحقیق کی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھایا ہے۔ "دیوان سلوک الطالبین" دو قلمی نسخوں کو سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہے جس کی ضخامت ۱۵۹ صفحات کے قریب بنتی ہے۔ ایک نسخہ سندھی رسم الخط میں تحریر شدہ ہے جس کی تاریخ کتابت ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ ہے۔ دوسرا قلمی نسخہ ۱۲۸۰ھ میں لکھا گیا۔ اس دوسرے نسخے کے متعلق خضر نوشاہی لکھتے ہیں:

"یہ قلمی نسخہ جو ہمارے متن کی بنیاد ہے، قاضی پیر محمد کے ہاتھ کا تحریر شدہ ہے۔خط نستعلیق ہے اور تاریخ کتابت ۲۱ جمادی الثانی ۱۲۸۰ھ ہے۔یہ نسخہ ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔"(۱۷)

ڈاکٹر خضر نوشاہی نے اس دیوان کا مقدمہ بھی لکھا ہے جس میں فقیر قادر بخش بیدل کی حافظ شیرازی سے اثر پذیری اور علامہ محمد اقبال اور فقیر قادر بخش کے درمیان فکری مماثلتوں کو گنوایا گیا ہے۔خضر نوشاہی نے ایک سلجھے ہوئے سلیقہ شعار محقق و مدون کی حیثیت سے رموزِ اوقاف، اختلاف متن کی اصلاح اور جدید املاء کا بھرپور خیال رکھا ہے اور کاتب کی غلطیوں کو ممکن حد تک ٹھیک کرنے کی کوشش کی ہے۔اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

"بعض اشعار میں املا کے سقم بھی ہیں۔لگتا ہے کہ کاتب کا سہو ہو جنھیں حتی المقدور ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔"(۱۸)

اس دیوان کو پڑھ کر خضر نوشاہی کی تدوینی صلاحیتوں اور ان کی محنت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

دیوان منہاج الحقیقت:

دیوان منہاج الحقیقت ۱۲۶۵ھ میں مکمل ہوا۔ اس میں ہر ردیف میں ایک غزل ہے۔ خضر نوشاہی نے بیدل یادگار کمیٹی کے لیے اس دیوان کی ۲۰۰۷ء میں تصحیح کی۔ دیوان "منہاج الحقیقت" کی اہمیت اس وجہ سے زیادہ ہے کہ اس میں فقیر قادر بخش کے ہاتھوں سے لکھا ہوا دیوان سلوک الطالبین کا دیباچہ شامل کیا گیا ہے۔خضر نوشاہی لکھتے ہیں:

"گذشتہ سال بیدل کا دیوان" سلوک الطالبین" مرتب کیا تھا جو بیدل یادگار کمیٹی، روہڑی نے شائع کیا۔ حسن اتفاق کہ اس دیوان کا منثور دیباچہ جو خود بیدل سائیں نے لکھا، وہ بھی دیوان منہاج الحقیقت کے ساتھ اس بار محترم عبدالحسین موسوی صاحب نے عطا کیا۔ چنانچہ وہ دیباچہ یہاں من و عن نقل کیا جاتا ہے۔ تاکہ دیوان سلوک الطالبین کا یہ دیباچہ بھی محفوظ ہو جائے۔"(۱۹)

دیوان منہاج الحقیقت کا نسخہ سید عبدالحسین نے فراہم کیا۔اس سلسلے میں خضر نوشاہی رقم طراز ہیں:

"اس کا ایک ہی قلمی نسخہ دستیاب ہوا ہے جو سید عبدالحسین موسوی سکنہ روہڑی حال مقیم کراچی نے فراہم کیا ہے۔جس پر ہم ان کے صمیمِ قلب سے شکر گزار ہیں۔"(۲۰)

مزید لکھتے ہیں:

"بظاہر یہ نسخہ کسی مجموعہ کا حصہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے آغاز میں صفحہ نمبر ۹۱ اور اختتام پر صفحہ نمبر ۱۰۶ درج ہے۔لہٰذا انہی اوراق کو سامنے رکھ کر یہ متن مرتب کیا گیا ہے۔اس میں بعض مصرعے ساقط الاوزان ہیں اور متعدد الفاظ پر سندھی لہجے کی چھاپ ہے۔"(۲۱)

یہ دیوان اٹھائیس صفحات پر مشتمل ہے۔جس میں الفبائی ترتیب کے ساتھ اٹھائیس غزلیات شامل ہیں۔خضر نوشاہی نے نہ صرف تصحیح متن کا بندوبست کیا ہے بلکہ رموزِ اوقاف جیسی مشکل گھاٹی کو بھی خوش اسلوبی کے ساتھ پاٹ گئے ہیں اور ہر بیت میں رموزِ اوقاف کا مناسب بندوبست دکھائی دیتا ہے۔یہ مختصر دیوان خضر نوشاہی کے ادبی، تحقیقی اور تدوینی ذوق کے سلیم ہونے پر بین دلیل ہے۔

دیوان مصباح الطریقت:

یہ بھی فقیر قادر بخش بیدل کے فارسی کلام کا مجموعہ ہے جسے ڈاکٹر خضر نوشاہی نے مرتب کیا ہے۔اس دیوان میں

غزلیات، مخمس، مسدس اور قطعات شامل ہیں۔ یہ دیوان ضخامت اور حجم کے اعتبار سے دیگر شعری مجموعوں سے بڑا ہے اور اپنے رنگ میں ایک خاص تخصیص اور اہمیت کا حامل ہے۔ دیوان منہاج الحقیقت (مرتبہ ۲۰۰۷ء) کے دیباچے میں ڈاکٹر خضر نوشاہی اس دیوان کی تدوین کے سلسلے میں لکھتے ہیں:

"اس کے بعد بیدل سائیں کا ضخیم دیوان مصباح الطریقۃ اور ان کی دیگر فارسی تصانیف بھی اسی طرح منظر عام پر لانے کا ارادہ ہے۔" (۲۲)

یہ دیوان "مصباح الطریقت" ۲۰۱۱ء میں بیدل یادگار کمیٹی کی طرف سے شائع ہوا۔ یعنی دیوان "منہاج الحقیقت" کی تدوین کے چوتھے سال "دیوان مصباح الطریقت" منصہء شہود پر آیا۔ اس دیوان کے ۵۱۰ صفحات سے اس کی ضخامت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر خضر نوشاہی اس دیوان کے کلام کے متعلق لکھتے ہیں:

"اس میں کلام زیادہ پختہ اور فکر و خیال کی بلندی عروج پر ہے، حافظ شیرازی کا رنگ اس کلام میں زیادہ نمایاں ہے۔ اور اس کا اعتراف وہ خود کچھ اس طرح کرتا ہے:

به سلک شعر تابع حافظ شیر از شو بیدل

که سالک بی خبر نبود ز راه و رسم منزل ها

وہ تراکیب بھی حافظ والی لاتا ہے۔ مثلاً ساقی، جام، خمار، گلبدن، لالہ فام، ناوکِ مژہ، چشم، رو، شمع، شبستان، ناز، حسن، غرضیکہ غزل اپنے پورے شباب پر نظر آتی ہے۔ بعض غزلیات میں قافیہ ورد یف بھی حافظ والے استعمال کیے ہیں اور غزل کا پورا حق ادا کیا ہے۔" (۲۳)

فارسی غزلیات کے علاوہ رباعیات، مخمس، مسدس، قطعات اور فردیات اور چند عربی غزلیات کی موجودگی نے اس دیوان کی اہمیت کو دوچند کر دیا ہے اور اس دیوان کو دیگر تصانیف سے ممتاز کر دیا ہے۔ اس دیوان میں ابواب کو حروف تہجی کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے اور ہر باب سے متعلق غزلیات، فردیات، مخمسات اور قطعات اس کا حصہ بنا دیئے گئے ہیں جس سے ابیات تلاش کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ یہ دیوان خضر نوشاہی کی تدوینی مہارت اور محنت سے منہ نہ موڑنے والی طبیعت کا شاہکار نمونہ ہے۔ اس دیوان میں رموزِ اوقاف کا مناسب بندوبست کیا گیا ہے جو ایک زائد علمی خوبی اور قارئین کے لیے شعر پڑھنے میں سہولت کا سبب ہے۔ تصحیح متن پر خاصی ژرف نگاہی سے توجہ مبذول کی گئی ہے۔ جہاں جہاں نسخے میں کمی نظر آئی، اسے عروض، ذوقِ سلیم اور استدلال کی مدد سے پورا کرنی کی کوشش کی گئی ہے۔ چند مثالیں واضح ہوں:

از تلخی فراق تو جانم بلب رسید

یارب بفرست (فرست؟) آنم شیرین کلام را (۲۴)

چو ذره در سفلی مانده بودی (بودمی؟) بیدل

چنان عارض خورشید منظرم بگرفت (۲۵)

دامن مرد خدا سخت (بگیر ار؟) مردی

(همت؟) قطب شود رونق ده کار نصوح (۲۶)

خلاصہ:

خضر نوشاہی عہد حاضر کے ممتاز محقق ہیں۔ انھوں نے دیگر کتابوں کے علاوہ مشہور فارسی شاعر فقیر قادر بخش بیدل کے تین فارسی دواوین کی تصحیح کی ہے جن کے نام "سلوک الطالبین"، "منہاج الحقیقت" اور "مصباح الطریقت" ہیں۔ خضر نوشاہی نے یہ تدوین ۲۰۰۶ء سے لے کر ۲۰۱۱ء کے درمیان کی۔ ایک مدوِن کو محنتی، ذمہ دار، علوم کی مختلف شاخوں، رموز او قاف و قواعد زبان، حوالہ دینے کے طریقوں، تاریخِ ادب اور مخطوطے کے عہد کی تاریخ سے آگاہ ہونا چاہیے۔ یہ سب اوصاف ہمیں خضر نوشاہی کی شخصیت اور تدوینی کام میں بدرجۂ اتم ملتے ہیں۔ انہوں نے نسخوں میں رموز او قاف، ترتیب اور تصحیح متن جیسی ذمہ داریوں کو محنت، تحقیق اور خوش اسلوبی سے نبھایا ہے۔ وہ تدوین کے منصب کی ذمہ داریوں سے کماحقہ عہدہ بر آ ہوئے ہیں۔

☆☆☆☆☆

(۱) الحسینی، عبد الرشید، منتخب اللغات (لکھنؤ: نول کشور، ۱۸۷۷ء)، ۱۰۶۔

(۲) نسیم احمد، "اصولِ تدوین، قدیم شعری متون کے تعلق سے"، مشمولہ فنِ تدوین مباحث و مسائل، عابدہ بتول (لاہور: مکتبہ اخوت، ۲۰۱۳ء)، ۶۷۔

(۳) جمیل جالبی، "فنِ تدوین"، مشمولہ فنِ تدوین مباحث و مسائل، عابدہ بتول (لاہور: مکتبہ اخوت، ۲۰۱۳ء)، ۱۹۔

(۴) شرافت نوشاہی، سید شریف احمد، شریف التواریخ، جلد سوم (ساہن پال: ادارہ معارف نوشاہیہ، ۱۹۷۶ء)، ۱۴۰۔

(۵) ایضاً، ۳۳۹۔

(۶) شفیق الرحمن، سید، نقوش ظفر (بی جا، بیت الحکمت نوشاہیہ، بی تا)، ۵۹۳۔

(۷) ایضاً، ۵۹۴۔

(۸) ایضاً

(۹) خضر نوشاہی، "پیش گفتار"، دیوان منہاج الحقیقت از فقیر قادر بخش بیدل (روہڑی: بیدل یادگار کمیٹی، ۲۰۰۷ء)، ۱۔

(۱۰) بیدل، قادر بخش، "دیباچہ دیوان سلوک الطالبین"، مشمولہ دیوان مصباح الطریقت، (روہڑی: بیدل یادگاری کمیٹی، ۲۰۱۱ء)، ۲۔

(۱۱) خضر نوشاہی، "تعارف صاحبِ دیوان"، دیوان مصباح الطریقت از فقیر قادر بخش بیدل (روہڑی: بیدل یادگار کمیٹی، ۲۰۱۱ء)، ۳۔

(۱۲) ایضاً، ۲۔

(۱۳) اقبال شاہد، محمد، "فقیر قادر بخش کی فارسی غزل"، مجلہ سفینہ، شمارہ ۶ (لاہور: شعبۂ فارسی، پنجاب یونیورسٹی، ۲۰۰۸ء)، ۱۴۱۔

(۱۴) خضر نوشاہی، "تعارف صاحبِ دیوان"، دیوان مصباح الطریقت از فقیر قادر بخش بیدل (روہڑی: بیدل یادگار کمیٹی، ۲۰۱۱ء)، ۴۔

(۱۵) ایضاً، ۴-۱۰۔

(۱۶) خضر نوشاہی، "فقیر قادر بخش بیدل، مختصر حیات و خدمات"، مشمولہ دیوان سلوک الطالبین از فقیر قادر بخش بیدل (روہڑی: بیدل یادگار کمیٹی، ۲۰۰۶ء)، ۱۲۔

(۱۷) ایضاً، ۸۔

(۱۸) ایضاً، ۲۱۔

(۱۹) خضر نوشاہی، "پیش گفتار"، دیوان منہاج الحقیقت (روہڑی: بیدل یادگار کمیٹی، ۲۰۰۷ء)، ۳۔

(۲۰) ایضاً، ۲۔

(۲۱) ایضاً

(۲۲) ایضاً،۵۔

(۲۳) خضر نوشاہی "تعارف صاحبِ دیوان"، دیوان مصباح الطریقت از فقیر قادر بخش بیدل (روہڑی: بیدل یادگار کمیٹی ،۲۰۱۱ء)،۱۰۔

(۲۴) ایضاً، ۶۴۔

(۲۵) ایضاً، ۱۱۴۔

(۲۶) ایضاً، ۱۶۴۔

Bibliography

- Alhusaini, Abdul Rashid, *Muntakhb-Ul-Lughat* (Lucknow: Nawal kishor,1877)
- Bedil, Faqeer Qadir Bakhsh, Diwan-e-Sulook-Ul-Talibeen (Rohri: Bedil Yadgar Committee, 2006)
- Bedil, Faqeer Qadir Bakhsh, “*Introduction*”, Diwan-e-Minhaj-Ul-Haqeeqat ,(Rohri: Bedil Yadgar Committee, 2007)
- Bedil, Faqeer Qadir Bakhsh, Diwan-e-Misbah-Ul-Tareeqat (Rohri: Bedil Yadgar Committee, 2011)
- Jamil Jalbi, "*Fan-e-Tadween*", Fan-e-Tadween-Mubahis-o-Masail (Lahore: Maktba e Akhowat, 2013)
- Khizar Noshahi, "*Pesh Guftar*", Diwan-e-Minhaj-Ul-Haqeeqat" by Faqeer Qadir Bakhsh Bedil (Rohri: Bedil Yadgar Committee, 2007)
- Khizar Noshahi, "*Ta’raf-e-Sahib-e-Diwan*", Diwan-e-Misbah-Ul-Tareeqat by Faqeer Qadir Bakhsh Bedil (Rohri: Bedil Yadgar Committee, 2011)
- Khizar Noshahi, "*Faqeer Qadir Bakhsh Bedil-Mukhtasar Hayat-o-Khidmat*", Diwan-e-Sulook-Ul-Talibeen by Faqeer Qadir Bakhsh Bedil (Rohri: Bedil Yadgar Committee, 2006)
- Iqbal Shahid, Muhammad, *“Faqeer Qadir Bakhsh Bedil Ki Farsi Ghazal”*, Safeeneh, Vol. 6, pp: 139-144 (Lahore: Persian Department, University of the Punjab, 2006),
- Naseem Ahmad,"*Asool e Tadween, Qadeem Shairi Matoon Kay Ta’luq Say*", Fan-e-Tadween-Mubahis-o-Masail, (Lahore: Maktba e Akhuwat, 2013)
- Shafique Ur Rehman, Syed, *Naqoosh-e-Zafar* (Bait-Ul-Hikmat Noshahia)
- Sharafat Noshahi, Syed Shareef Ahmed, *Shareef-Ul-Tawareekh*, Jild Sivum (Sahan Pal: Idara Muarif-e-Noshahia, 1976)

❖❖❖